www.novelsclubb.com
انتصر
از رخسار اعجاز

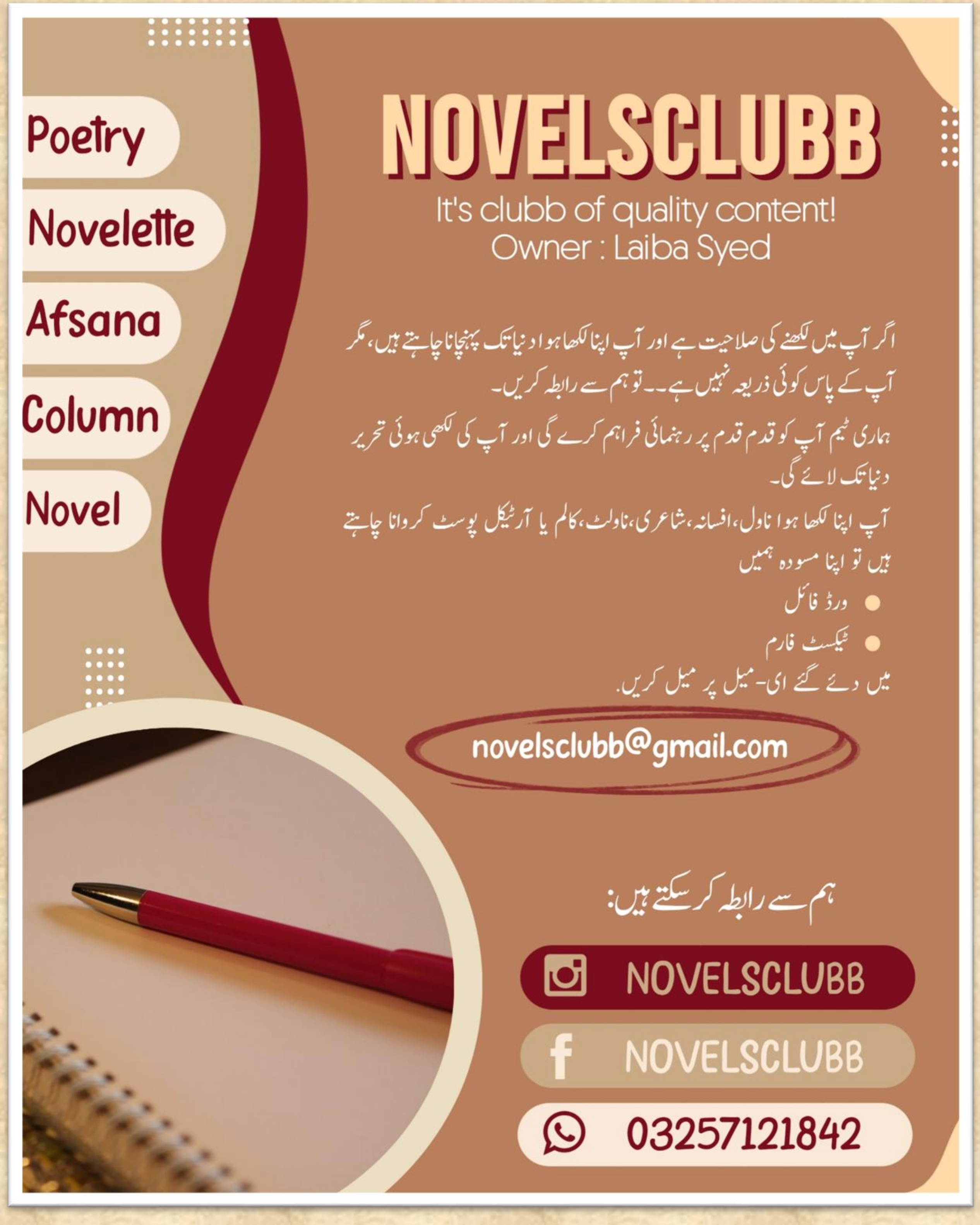

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

انتصر

از قلم

رخسار اعجاز

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انتصر

رخسار اعجاز کے قلم سے

"بدلہ لینے کے لیے دو قبریں کھود لو، ایک اپنے لیے۔"

(ڈگلس ہارٹن)

صبح صادق کے وقت سورج طلوع ہونے میں ابھی کچھ ہی دیر باقی تھی۔ رات برستی بارش نے سڑکوں کو بھگو دیا تھا۔ سوکھی مٹی پر بارش برسی تو مٹی نے پیٹ بھر کر پانی پیا۔ پودے، درخت بھی سرسبز و شاداب نظر آرہے تھے۔

ایسے میں کوئی بارش کے باوجود آگ میں جھلس رہا تھا، بارش نے اس کے جسم کو بھگو دیا تھا مگر اندر لگی آگ اسے جھلسا رہی تھی۔ ڈیفنس کے علاقے میں ایک شاندار گھر کے گیٹ کے سامنے زمین پر ایک نیم مردہ وجود پڑا تھا، جس کے گرد تین آدمی کھڑے گھورتے نظر آرہے تھے۔ وہ نمازی تھے جو فجر کی نماز پڑھنے مسجد جا رہے تھے، کسی لڑکی کو بے ہوش پڑا دیکھا تو ادھر چلے آئے۔ اس کی حالت قدرے خراب تھی۔ جگہ جگہ سے کپڑے پھٹے ہوئے تھے، جسم پہ زخم تھے جن سے خون رس رس کر جم چکا تھا۔

گھر کی بیل بجانے پر دروازہ کھلا ایک بھاری بھرکم جسم کا آدمی باہر آیا سامنے دیکھتے ہی اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔غصے سے اس جسم کو گھسیٹتے ہوئے اندر لایا اور دروازہ بند کر دیا۔ایک زوردار لات اس نیم مردہ جسم کو رسید کی۔اندر سے آتی ہوئی عورت نے واویلا کیا اور سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

****

"کون ہے۔۔۔؟ کوئی ہے کیا دروازے پہ۔۔۔"کپکپاتی آواز سے اس نے سوال پوچھا۔ایک ڈری سہمی،سانولی رنگت والی لڑکی ملگجے کپڑوں کے ساتھ،اندھیرے میں ڈوبے ہوئے کمرے میں بکھرے،الجھے بالوں کے ساتھ فرش پہ بیٹھی نظر آ رہی تھی۔

کھڑکی سے ہلکی سی روشنی اس پہ پڑ رہی تھی۔

دروازے پہ دستک کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

آنکھوں کے گرد گھرے حلقے،ہونٹ سوجھے ہوئے اور ایک ہاتھ پہ پٹی بندھی تھی۔

دروازہ کھلا۔۔۔ کھانے کی ٹرے کسی نے اندر کر دی اور دروازہ قفل ہو گیا۔

اس نے نم آنکھوں سے کھانے کی ٹرے کو دیکھا اور پھر سے گھٹنوں میں سر دے دیا۔

Clubb of Quality Content

گہری تاریخی میں روشنی کی کرن کا پھوٹنا بھی اب بعید لگ رہا تھا۔

****

رات کے پچھلے پہر۔۔۔ سوتے ہوئے بھی وہ تکلیف اور اذیت میں مبتلا تھی۔اس پہ گزرے ہوئے ان لمحات کی تکلیف تھی جو اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔

"ہاتھ مت لگاؤ، مجھے چھوڑ دو، چھوڑ دو مجھے۔۔۔ خدا کے لیے چھوڑ دو، مجھ پہ رحم کرو۔۔۔"

اذیت بھری آوازیں اور سسکیاں اس کے منہ سے نکل رہیں تھیں۔

وہ اپنا دفاع کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس نے اپنے دفاع میں ہاتھ پاؤں مارنا شروع کر دیے۔

چلاتے ہوئے ہڑ بڑا کر اٹھی اپنے جسم پر لگنے والے ہاتھوں کو ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کی چیخیں پورے گھر میں گونج رہیں تھیں۔اسے محسوس ہو رہا تھا، جہاں جہاں ہاتھ اس کے جسم کو چھوتے جسم کا ہر وہ حصہ جھلس رہا ہے، کسی نے اسے جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاتھ مت لگاؤ، مجھے ہاتھ مت لگاؤ۔۔۔دور ہٹو مجھ سے۔" وہ اپنے جسم پہ ہاتھ پھیرتی ہوئی ان دیکھے ہاتھوں کو دور ہٹاتی ہوش وحواس سے بیگانہ تھی۔

دروازہ کھلا کوئی اندر آیا زوردار تھپڑ کی آواز کمرے کے درودیوار سے ٹکرائی۔

تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تو وہ ہوش میں آئی۔

"کمبخت خود تو تیرے ماں باپ مر گئے اور تجھے چھوڑ گے ہمارے سینوں پر مونگ دلنے کے لیے۔نہ خود سوتی ہے نہ ہمیں سونے دیتی ہے، تو بھی مر کیوں نہیں جاتی؟ جہاں منہ کالا کیا تھا وہیں مر جاتی۔"

وہ گم سم سی منہ پہ ہاتھ رکھے، ویران آنکھوں سے ان کے کڑوے کسیلے لفظوں پہ غور کر رہی تھی، دماغ اتنا ماؤف تھا کے لفظوں کے زہر کو سمجھ نہیں پایا۔

ناظمین چچی باتیں سناتی باہر چلی گئی، دروازہ زور سے بند ہوا۔۔۔وہ سہم کر بیڈ کے ایک طرف سکڑ کر لیٹ گئی، آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

Clubb of Quality Content

"اللہ تعالی یہ کیسی آزمائش ہے؟ میری تکلیف کو دور کر دے مجھے کوئی راستہ دیکھا، مجھے اپنے ساتھ زیادتی کا بدلہ لینے کا حوصلہ عطا کر۔"

اس کا دل رو رو کر اللہ سے فریاد کر رہا تھا۔

آج بھی وہ خواب میں ڈر گئی تھی، اس واقعے کو پندرہ دن ہو چکے تھے مگر اندر کے گھاؤ نہیں بھر رہے تھے۔

"جسمانی گھاؤ تو رفتہ رفتہ مندمل ہو جاتے ہیں مگر جو گھاؤ روح کو لگ جائیں وہ وہ مندمل نہیں ہوتے، وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتے جاتے ہیں۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر لیمپ روشن کیا، تو سائیڈ ٹیبل پہ پڑی فریم میں مقید تصویر نظر آئی جس میں وہ اور اس کا باپ کیک کاٹتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

ماضی کے کچھ خوبصورت پل آنکھوں کے سامنے لہرانے لگے۔۔۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔ ہیپی برتھ ڈے ڈیر ابوا۔۔۔"

فہمید نے ایوا کا ماتھا چوما۔ وہ بلیک کلر کی پاؤں تک آتی میکسی پہنے ہوئے تھی جس کے پف سلیوز تھے، کاندھے سے تھوڑے نیچے آتے کالے بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا۔ ایک طرف سے مانگ نکال کر بائیں طرف سفید موتی چسپاں تھے۔

ایوا نیچے جھکی اور جلتی کینڈلز کو پھونک سے بجھا دیا، سب نے تالیاں بجائیں۔

مہمانوں میں گھر کے دو ملازم اور صرف فہمید صاحب تھے یہی ایوا کی کل کائنات تھی۔ امی کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔

"میری بیٹی سترہ سال کی ہو گئی ہے، بتاؤ تمہیں کیا گفٹ چاہیے۔۔۔؟"

تھری پیس پہنے وہ کافی جوان معلوم ہوتے تھے، ایوا کے بڑے بھائی لگتے تھے۔

شکل و شباحت میں ایوا اپنی ماں پر گئی تھی۔

رنگ تھوڑا سانولا مگر وہ بہت پرکشش تھی کوئی بھی دیکھتا تو دوبارہ ضرور دیکھتا۔

"مجھے اپنی گاڑی چاہیئے۔" ایوا نے فرمائش کی۔

"بس اتنی سی بات یہ رہی تمہاری نئی کار کی چابی۔" انہوں نے چابی سامنے لہرائی۔

"بابا۔۔۔!" وہ ہنستے ہوئے ان کے گلے لگی۔

منظر دھندلایا اور وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ تھی، جہاں ہر طرف ویرانی بکھری تھی ان کی پیاری بیٹی دوسروں کی ٹھوکروں پہ تھی۔

ایوا نے روتے ہوئے سختی سے آنکھیں بھینچ لیں۔

****

چلتے ہیں کچھ وقت پیچھے سرما کے موسم میں جہاں ہر طرف گہری دھند نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا، ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہیں دے رہا تھا۔سفید قمیض شلوار کے اوپر کالا کوٹ پہنے وہ راہداری میں چلتی جا رہی تھی۔گلے میں دوپٹہ اور سر پہ کالی اونی ٹوپی پہنی ہوئی تھی، جس کے نیچے سے اس کی اونچی پونی ٹیل پیچھے جھول رہی تھی۔

وہ دوست کو خدا حافظ کہتی اپنی کار کی طرف جا رہی تھی۔

وہ اپنی ہی دھن میں مگن تھی سفید بیگ ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا، دوسرے میں قانون کی بھاری کتابیں جو بار بار اس کے ہاتھوں سے پھسل رہی تھیں۔

کسی نے اس کا راستہ روکا، سامنے والے کو دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔

"کتنی دفعہ کہا ہے زاویار میرا راستہ مت روکا کرو، کالی بلی کی طرح میرا راستہ کاٹتے رہتے ہو۔" تیکھے نقوش والی ایوا غصہ ہوئی۔

"نہیں روکوں گا اگر تم ہاں کر دو تو۔۔۔"

زاویار نے مسکرا کر کہا، وہ اچھا خاصا ہینڈسم تھا، گھنگریالے بالوں والا جس کی چھوٹی آنکھیں بہت پرکشش تھیں۔ کالا تھری پیس پہنے جس کی شرٹ سفید اور ٹائی کالی تھی، اسکے سامنے کھڑا تھا۔ وہ لا کالج میں اس سے سینئیر تھا۔ زاویار کے ابو اور فہمید صاحب دوست تھے زاویار کے ابو احمد کے ان کے بزنس میں کچھ شیئرز تھے لیکن احمد نے کرپشن کی جس کی وجہ سے فہمید صاحب کی کمپنی کو کافی نقصان ہوا۔ انہوں نے احمد کو بزنس سے الگ کر دیا اور دوستی بھی ختم ہو گئی۔

"میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی؟" ایوا نے غصے سے سرخ ہوتے چہرے سے اسے دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ارد گرد کوئی دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر چیز کو دھند اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھی۔

ان لمحوں کو قید کرنے کے لیے بس سفید دھند تھی جو ان دونوں کے اردا گرد دائرہ بنائے

حرکت میں تھی۔

"ہاں تو تمہیں کرنی ہی پڑے گی سمجھی تم مس ایوا فہمید!" سامنے والا نرمی سے سختی

پر اتر آیا۔

"نہیں کروں گی تو کیا کر لو گے؟" وہ بھی بلا کی ضدی تھی۔

"ہٹو میرے راستے سے۔" وہ جانے لگی تو زاویار نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا جو اس کے ٹھنڈے چہرے کو تپا گیا، وہ

تھپڑ مار کر رکی نہیں آگے بڑھ گئی۔ اس واقعے کا ایوا اور اس کے علاوہ کوئی گواہ نہیں تھا۔

اپنے پیچھے اسے آواز سنائی دی۔

"شادی تو مجھ سے ہی ہو گی اب تم خود ہاں کرو گی، میں تمہارا انتظار کروں گا ایوا۔۔۔!

میرے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے رہیں گے۔۔۔"

وہ ان سنی کرتی چلتی رہی رکی نہیں۔

وقت گزرتا گیا زاویار نے کبھی دوبارہ اسے تنگ نہیں کیا۔

لا کے بعد اب وہ پریکٹس کر رہی تھی، زاویار بھی اسی کورٹ میں تھا مگر سینیئر تھا، وہ تنگ کیے بغیر اس کی ہاں کا انتظار کرتا رہا کسی سے شادی نہیں کی۔

****

"اٹھ نکل یہاں سے ساری کالونی میں ہمیں بدنام کر دیا ہے۔" ناظمین چچی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے سے گھسیٹتے ہوئے باہر لے آئی، ایوا نے دو دن پرانا سلوٹ زدہ کرتا پہن رکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چچی میں کہاں جاؤں گی۔۔۔؟ میرا تو کوئی اور ہے بھی نہیں۔" ایوا نے التجا کی۔

"چچا آپ ہی روک لیں میں اس وقت کہاں جاؤں گی۔"

چچا سفیان نے اپنا رخ موڑ لیا ان پر ایوا کے آنسو اور فریاد کا کوئی اثر نہ ہوا۔

وہ اٹھارہ سال کی تھی جب فہمید صاحب کی گاڑی کی بریکس فیل ہو جانے سے ان کا انتقال ہو گیا۔تب سے چچا اور چچی ایوا کے ساتھ ہی رہتے تھے،ایک ہی بیٹا تھا جو شادی کر کے باہر شفٹ ہو گیا تھا۔

بزنس بھی سفیان صاحب ہی دیکھ رہے تھے فہمید صاحب کے بعد سے۔

وہ ایوا سے بہت پیار کرتے تھے مگر اغوا والے واقعے کے بعد بالکل بدل گے تھے۔
ناظمین نے انہیں اپنے رنگ میں رنگ دیا تھا۔پرانے ملازمین کو بھی ناظمین نے نکال دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنے ہی گھر سے لاوارثوں کی طرح نکالی جا رہی تھی۔
اس کی بہادری اور طاقت تو کہیں کھو گئی تھی۔

"حادثات بڑے بڑوں کو ہلا دیتے ہیں وہ تو پھر بھی نازک سے لڑکی تھی۔اسے بھول گیا تھا وہ ایوا فہمید ہے ایک بہادر لڑکی۔۔۔!"
ناظمین گھسیٹتی ہوئی رات کے بارہ بجے اسے دروازے تک لائی اور دروازے سے باہر دھکا دیا۔

کسی نے اس کی فریاد نہیں سنی وہ روتی رہی، پکارتی رہی مگر سب پتھر کے مجسمے بنے بیٹھے تھے۔

"اللہ کسی پہ ایسا وقت نہ لائے ورنہ مشکل وقت میں اپنوں کا خون بھی سفید ہو جاتا ہے۔"

رات کے ایک بجے تک وہ دروازے کے سامنے بیٹھی رہی شاید کوئی دروازہ کھول دے، شاید کوئی اس کی پکار سن لے مگر اندر بیٹھے لوگ تو کانوں میں روئی ڈالے بیٹھے تھے۔

ہمت کر کے اٹھی، ننگے پیر، سر پہ دوپٹہ اوڑھے وہ ایک سمت چل دی منزل کا کچھ پتہ نہیں تھا۔

Clubb of Quality Content!

"بابا کیوں اتنی جلدی چلے گے؟ اپنی ایوا کو لوگوں کے سہارے چھوڑ کر، آپ ہوتے تو کسی کی ہمت نہ ہوتی ایوا کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی آج دیکھیں کس حال میں ہوں، بابا واپس آجائیں یہ دنیا بہت ظالم ہے۔۔۔"

پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ روتے ہوئے اپنے باپ کو پکار رہی تھی، کسی چوٹی بچی کی طرح جس کا کھولنا کھو گیا ہو۔

قدم خود بخود ایک طرف کو اٹھتے گے، کچھ دور چلنے کے بعد اسے جانا پہچانا گیٹ نظر آیا۔

وہ خود کو گھسیٹتی اس گھر کے گیٹ تک آئی، پاؤں میں کرچیاں لگنے سے زخمی ہو گے

تھے جن سے خون رس رہا تھا، کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے بیل پہ ہاتھ رکھا۔دروازہ کھلا کوئی

شناسا چہرہ نظر آیا، سامنے والے کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور وہ دروازے پہ ہی گر گئی۔

****

ناولز کلب
Clubb Quality Content

کمرہ عدالت لوگوں سے بھرا ہوا تھا، وکلاء اپنی اپنی فائلز پہ رو گردانی کرتے اور کبھی

سرسری نظر ارد گرد بھی دوڑا لیتے۔جج صاحب ابھی تک کمرہ عدالت میں نہیں آئے تھے۔

ایوا اپنے شوہر کے ہمراہ سفید کرتا پہنے اور سر پہ دوپٹہ اوڑھے اگلی سیٹوں میں سے ایک

پہ بیٹھی ہوئی نظر آ رہی تھی۔کچھ لمحے توقف کے بعد جج صاحب کی موجودگی میں عدالتی

کارروائی شروع کی گئی۔

اس کے ملزم کو کمرہ عدالت میں لایا گیا۔اس کا ملزم اس کے سامنے ہتھکڑیوں میں جکڑا کٹہرے میں کھڑا تھا۔ جس سے وکیل سوال پوچھ رہا تھا۔آج وہ خاصی مطمئن نظر آ رہی رہی تھی۔

سامنے جج صاحب بہت غور سے کاروائی دیکھ رہے تھے۔

اب اسے کٹہرے میں کھڑے ہونے کے لیے بلایا گیا۔"مظلوم ہوتے ہوئے بھی اسے کٹہرے میں کھڑے ہونا تھا یہ انسانوں کی عدالت تھی، یہاں یہی اصول تھے۔"

ناولز کلب
Club of Quality Content

زاویار نے اس کے ہاتھ کو تھام کر اسے دلاسہ دیا، وہ قدم قدم چلتی مطلوبہ جگہ تک آئی جہاں وکیل اس کے سامنے کھڑا تھا۔

ایوا نے حلف اٹھایا اور مضبوط آواز میں کہا۔

"میں جو بھی کہوں گی سچ کہوں گی سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گی۔"

"مس ایوا فہمید میرا آپ سے سوال ہے۔کیا آپ کو اچھی طرح یاد ہے اسی شخص نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے؟"

ایوا نے سامنے کٹہرے میں کھڑے اس غنڈے کو دیکھا جو اپنی مونچھوں کو بل دے رہا تھا۔

"نہیں یہ وہ نہیں ہے یہ مجھے اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ اغوا کر کے لے کر گیا تھا مگر زیادتی کسی اور نے کی ہے۔"

"جج صاحب میرا موکل اس معاملے میں بے قصور ہے۔ یہ رہی ان کی میڈیکل رپورٹ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے ایوا کے ساتھ زیادتی میرے مؤکل نے نہیں کی اور مس ایوا بھی خود اس بات کو تسلیم کر چکی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جج نے میڈیکل رپورٹ تھامی۔

"مس ایوا کیا آپ کا کسی کے ساتھ افیئر چل رہا تھا۔؟"

"نہیں۔"

"اوبجیکشن یور آنر۔۔!"

ایوا کے وکیل نے اعتراض کیا۔

"پرمیشن گرانٹڈ۔۔۔"

جج صاحب سے اشارہ ملنے پر وکیل وضاحت دیتا نظر آرہا تھا۔

"یور آنر زیادتی انہوں نے نہیں کی مگر میری مؤکلہ کو اس جگہ پہنچانے میں ان کا ہی عمل دخل ہے، جیساکے سی سی ٹی وی فوٹیج سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ میری مؤکلہ کو بے ہوش کر کے لے جانے اور

ایک جگہ رک کر کسی اور گاڑی میں ڈال کر فرار ہونے میں اس کا اور اس کے ساتھیوں کا ہی ہاتھ ہے۔ جس کار میں میری مؤکلہ کو ڈالا تھا اس کی نمبر پلیٹ بھی غائب تھی۔ اور اس کے بعد کی فوٹیجز غائب ہیں، میری عدالت سے یہ درخواست ہے اغواکار کو انڈر ریمانڈ رکھا جائے تاکہ زیادتی کرنے والے کی شناخت ہوسکے اور اغوا کرنے کی صورت میں ان پہ کروائی کی جائے۔"

"اوکے، آپ تشریف رکھیں۔" جج وکیل کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے دوسرے وکیل کی طرف متوجہ ہوا۔

"یور آنر! یہ درخواست ہے، ان کی میڈیکل رپورٹ کروائی جائے، مجھے ڈر ہے کے میرے مؤکل پر انڈر ریمانڈ جسمانی تشدد کیا جائے گا۔" وکیل نے درخواست جمع کروائی۔

جج نے اپلیکیشن پہ سرسری نظر دوڑائی اور وکیل کو بات جاری رکھنے کا کہا۔

"تو مس ایوا آپ سے کچھ سوالات ہیں۔" وکیل نے ایوا کو سوالوں میں الجھانا چاہا۔

"جس نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے کیا آپ نے اسے دیکھا تھوڑا ان کے حلیے کی نشاندھی کیجیے۔"

"جی میں نے اسے دیکھا تھا۔ مجھے کوئی انجیکشن لگایا گیا تھا، جس سے مجھ پر بے ہوشی طاری ہونے لگی۔" ایوا نے ایک پل کے لیے توقف کیا۔

"اس نے بلیک جینز شرٹ اور سر پہ بلیک کیپ اوڑھ رکھی تھی، چہرہ ماسک سے ڈھکا ہوا تھا۔ میں سن ہوتے دماغ کہ ساتھ صرف کچھ چیزیں ہی نوٹ کر سکی اس کی آنکھیں ہلکے سبز رنگ کی تھیں یا شاید اس نے لینز لگا رکھے تھے، اور اس کے ہاتھ میں ایک سلور رنگ کی انگوٹھی تھی۔" یہ سب دھراتے ہوئے اس کا ہر زخم تازہ ہو گیا اس کا پکارنا، چھوڑ دینے کہ لیے فریاد کرنا سب۔۔۔

Clubb of Quality Content

ایوا نے مضبوطی سے ریک کو تھاما۔

"اس کی انگوٹھی کیسی تھی، میرا مطلب کوئی خاص ڈیزائن؟"

"وہ ایک سادہ سلور رنگ کی انگوٹھی تھی جس پہ کچھ لکھا تھا۔" ایوا نے کچھ یاد کرتے ہوئے بتایا۔

کیا لکھا تھا؟ سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی نے اپنی جیب ٹٹولی کسی چیز کی مجودگی کا احساس کر کے اس نے ٹھنڈا سانس بھرا۔

"مسٹر پرفیکٹ لکھا تھا اس پہ۔" کچھ پل کے لیے عدالت میں خاموشی چھا گئی۔

زاویار نے کوفت سے پہلو بدلا اپنی بیوی سے اس طرح کے سوالات پر وہ خاصا بے سکون نظر آرہا تھا۔

جج نے پیپر پہ کچھ لکھا۔

"اس کہ علاوہ کوئی خاص چیز جو آپ نے دیکھی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کے پرفیوم کی خوشبو وہ میں پہچانتی ہوں کیونکہ میرے بابا بھی وہی پرفیوم استعمال کرتے تھے، جے ڈاٹ کا 'ایمپریل اوڈ' میں نے اپنے بابا کو ایک دفعہ گفٹ کیا تھا انہیں وہ بہت پسند آیا تھا تب سے وہ زیادہ وہی پرفیوم استعمال کرتے تھے میں اس کی مہک کو دور سے بھی محسوس کر سکتی ہوں۔"

"آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ پہ بے ہوشی طاری تھی تو پھر آپ نے اتنا کچھ دیکھ اور محسوس کیسے کر لیا؟"

"میں مکمل طور پر بے ہوش نہیں تھی۔"

"ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں۔"

وکیل نے جج کی طرف دیکھا، ایوا چلتی ہوئی زاویار کے ہمراہ آ کر بیٹھ گئی۔ زاویار نے اسے تسلی دی۔

"تمام ثبوتوں اور گواہوں کی موجودگی میں عدالت اغوا کار احسن اور اس کے ساتھیوں کو چودہ دنوں کے لیے انڈر ریمانڈ رکھے گی۔ اگلی کاروائی بیس جون تک ملتوی کی جاتی ہے۔"

جج نے پیپر پہ سٹیمپ لگائی اور اٹھ کر چلا گیا، باقی سب بھی جج کے ہمراہ اٹھے۔

سب نے عدالت سے باہر نکلنا شروع کر دیا۔

"زاویار آپ کو کیا لگتا ہے زیادتی کرنے والا پکڑا جائے گا؟" ایوا نے تصدیق چاہی۔

وہ دونوں قدم سے قدم ملاتے ہوئے عدالت سے باہر نکل رہے تھے۔

"کچھ کہہ نہیں سکتے، لگتا ہے زیادتی کرنے والا بہت شاطر تھا، اس نے بہت سوچ سمجھ کر اور پلیننگ سے کیا ہے یہ سب۔" زاویار نے کوٹ کی جیب سے سن گلاسز نکال کر آنکھوں پر چڑھائے، شاید وہ اس چشمے تلے کچھ چھپانا چاہتا تھا کوئی احساس آخر کار وہ اس کی بیوی تھی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے، جس نے بھی کیا ہے یہ سب اسے پھانسی کے پھندے تک پہنچا کر ہی دم لوں گی۔" اس نے پختہ ارادے سے کہا۔

زاویار کچھ بولا نہیں بس اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایوا نے اس کی طرف دیکھا مگر کالے چشمے کی وجہ سے اس کی آنکھیں پڑھنے سے قاصر تھی۔

"تھینک یو زاویار۔" ایوا اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے مسکرائی، اب وہ پہلے جیسی کمزور ایوا نہیں مضبوط ایوا تھی جو ہر چٹان سے ٹکرانے کے لیے تیار تھی۔

"کس لیے ڈیر؟" زاویار نے کالے چشمے کے نیچے سے جھانکا۔

"میرے لیے اتنا کچھ کرنے کے لیے، ساتھ دینے کے لیے، مجھ سے شادی کرنے کے لیے، اتنا پیار کرنے کے لیے۔" ایوا نے تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھا۔

"پلیز، اب رونا مت تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا۔ جانتی ہو میں کہتا تھا نہ تم میرے پاس ضرور آؤ گی۔۔۔! میری لگن سچ تھی تم خود میرے پاس آ گئی اور تمہیں پا کر میں بہت خوش ہوں۔"

ایوا مسکرائی، ان کا رخ اب گاڑی کی طرف تھا۔

Clubb of Quality Content

****

"بی بی جی آپ کو کچھ ضروری بات بتانی ہے۔" نندنی اپنی ساڑھی کا پلوں ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسے اپنی ہاتھوں کی انگلیوں کے گرد لپیٹ رہی تھی۔ وہ بڑی آنکھوں اور سانولے رنگ کی گھنگریالے بالوں والی لڑکی، اس سے تین چار سال چھوٹی تھی۔ وہ ایک ہندو طبقے سے تعلق رکھتی تھی۔

"ہاں بولو نندنی کیا کہنا ہے؟" وہ پیاز کو بھون رہی تھی، اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

پیاز کو پانی لگایا تو پورے کچن میں مصالحے کی خوشبو پھیل گئی۔

فریج میں سے میگینیٹڈ چکن نکالتے ہوئے نندنی کی طرف متوجہ ہوئی۔

"وہ۔۔۔ بات کچھ ایسی ہے کہ۔۔۔" وہ بار بار باہر گھبرا کر دیکھ رہی تھی، جب یقین ہو گیا کہ باہر کوئی بھی نہیں تو نندنی رازداری سے اس کے گویا ہوئی۔

اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا، جیسے جیسے نندنی بولتی گئی ویسے ویسے اس کے چہرے کے رنگے بدلنے لگے، آخر تک اس کا رنگ زردی مائل ہو چکا تھا۔

کسی کی آواز پر وہ دونوں چونکیں، نندنی کچھ گھبرا کر پیچھے ہٹی۔

"لگتا ہے کوئی خاص گفتگو چل رہی ہے؟" آنے والے نے دونوں پہ نظریں گاڑیں۔

"کچھ نہیں بس ہم بریانی کی ریسپی ڈسکس کر رہیں تھیں۔" خود کو کپوز کرتی وہ زرا سنبھل کر بولی۔

"پھر تو بریانی اچھی بنے گی۔"

"ہاں بالکل آج بریانی بہت اچھی ہو گی ایسی کہ کبھی آپ نے کھائی نہیں ہو گی، ایسے کھائیے گا جیسے آخری بریانی کھا رہے ہو۔" مسکراتے ہوئے اپنے تاثرات چھپا گئی، وہ تاثرات چھپانے میں ماہر تھی۔

"کیا بات ہے! جانتا ہوں میری پیاری بیوی کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے جلدی کر لو پھر زوروں کی بھوک لگی ہوئی ہے۔" اس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ پھیرا۔

"بس آدھا گھنٹہ لگے گا، آپ انتظار کریں۔" وہ میگنیٹڈ چکن کو بھوننے لگی۔

وہ مسکراتا ہوا دروازے کے پار غائب ہو گیا۔

"کھانے کے بعد غائب دماغی سے چائے بناتی نظر آرہی تھی۔"

نندنی نے اسے اپنی پرنٹڈ ساڑھی کے پلو سے کچھ کھول کر دیا۔

اس نے نندنی کی طرف ناسمجھی سے دیکھا۔ جیسے پوچھ رہی ہوئے یہ کیا؟

"آزادی کا پروانہ۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ کاغذ تھام لیا، نندنی نے اثبات میں سر ہلایا۔

دھواں چھوڑتے دو کپ پڑے نظر آرہے تھے۔اس نے کاغذ کھولا اور ایک کپ میں انڈیل دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈیپ۔۔۔ کی آواز آئی، سفید سفوف چائے میں ڈوب گیا۔ نندنی اس میں چمچ ہلا رہی تھی،اس نے دراز سے ایک بڑی گوشت کاٹنے والی چھری نکالی اور نندنی کو تھمادی۔

"میرے آنے تک اسے تیز کر دینا اور ہاں صحن کی پچھلی سائیڈ پہ کھدائی کر دینا، پودا لگانا ہے۔"چائے کے مگ تھامے اور نندنی کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

****

اس کے لمبے ہاتھ تیزی سے حرکت کر رہے تھے وہ ساری الماری کنگھال چکی تھی،
اسے کپڑوں کے پیچھے ایک لاکر نظر آیا، اس کی تلاش ختم ہوئی اب وہ پاسورڈ لگا رہی تھی۔

اس نے اپنے شوہر کی تاریخ پیدائش لکھی مگر پاسورڈ غلط تھا، شوہر کے موبائل کا پاسورڈ
لگایا وہ بھی غلط تھا، وہ بہت اضطراب کی کیفیت میں تھی۔

اسے اب بہت سوچ سمجھ کر لگانا تھا کیونکہ یہ آخری موقع تھا اس کے بعد چھ گھنٹے
انتظار کے بعد ہی پاسورڈ لگا سکتی تھی۔

کچھ لمحے ٹھہری پھر کچھ سوچا اور پاسورڈ لگا دیا، پاسورڈ لگتے ہی کلک کی آواز آئی
اور لاکر کھل گیا۔

Clubb of Quality Content!

اس نے ٹھنڈی سانس بھری۔

"یہ تو بہت آسان تھا۔"

لاکر کھولا تو کچھ رقم نظر آئی اسے پیچھے ہٹایا تو ایک اور ڈبہ نظر آیا، اسے کھولا تو اس کی
آنکھیں کھلی رہ گئیں۔

وہ ایک ایک چیز کو چھو کر دیکھ رہی تھی، ہر شک کی تصدیق ہو چکی تھی، پھر وہ لاکر کو چھوڑتی پیچھے پلٹی اور سامنے سوئے شخص کا موبائل اٹھایا پاس ورڈ لگانے کے بعد سیدھا واٹس ایپ چیٹ میں گئی۔لاکڈ چیٹ پڑھی اور وائس نوٹس سنے، وہ موبائل رکھتی پیچھے ہوئی، کچھ لمحے لگے اسے فیصلہ کرنے میں۔۔۔

بس کچھ لمحیں، بیتے کچھ لمحوں نے اس کی زندگی میں ویرانی بھر دی تھی۔

دراز سے ایک تیز دھاری چھری نکالی جو وہ نندنی سے تیز کروا کر لائی تھی۔

"تم نے کیا یہ سب۔۔۔ تم نے! ایک معصوم وکیل کا ریپ کیا تم نے۔۔۔! غلیظ انسان ہمارے ہونے والے بچے پہ کیا اثر پڑے گا جب اسے پتہ چلے گا یہ ہے اس کیا باپ؟"

اس نے برستی آنکھوں سے اس بے ہوش پڑے انسان کو دیکھا، جن سے وحشت ٹپک رہی تھی۔

"حساب تو تمہیں دینا ہو گا اس کا جو تم نے ظلم کیا قانون کے ہاتھوں سے تو بچ جاؤ گے مگر میرے ہاتھوں سے نہیں۔میں تمہیں قانون کے حوالے کر کے کوئی رسک نہیں لے سکتی نہ تمہیں مزید موقع دے سکتی ہوں۔"

اس نے ساری ہمت جمع کر کے اس پہ وار کرنا چاہا

مگر کچھ یاد آنے پہ ٹھر گئی۔

ایک یتیم کہ ساتھ یہ دنیا کیا کرتی ہے، وہ بے سہارا ہو جاتا ہے دنیا اس کا جسم بھی نوچ کر کھا جاتی ہے۔ ذہن میں ایک سوچ ابھری۔۔۔

"لیکن اگر یہ زندہ رہا تو پتہ نہیں کتنی لڑکیاں رسوا ہو جائیں کتنے، یتیم ہو جائیں؟ میں بنوں گی اپنے بچے کی ماں بھی اور باپ بھی ایسا باپ نہیں چاہیے اسے۔"

اس نے ساری ہمت جمع کر کے اس پہ وار کیا، سفید چادر سرخ دھبوں سے بھر گئی، اس کا جسم چھلنی چھلنی ہو چکا تھا۔ اسے موقع ہی نہیں مل سکا اپنے دفاع کا۔ خون کے چھینٹیں اڑھ کر اس کے چہرے کو بھی تر کر گئیں۔

اس نے تسلی کی، سانس کی ایک رمق بھی باقی نہیں بچی تو پیچھے ہٹی۔

اس نے خوشی سے اپنے چہرے کو شیشے میں دیکھا، اس خون نے کئیں چہروں پہ لگی سیاہی کو دھوڈالا تھا۔ اس نے قہقہ لگایا، ہنسی کی آواز پورے روم میں گونجنے لگی۔

دروازہ کھول کر نندنی اندر داخل ہوئی، اب ایک اور آواز ہنسی میں شامل ہو گئی۔

"چلو اٹھاؤ اس بد بخت کو جسے توبہ کا موقع بھی نہیں ملا۔" وہ دونوں اس کی لاش کو گھسیٹتی ہوئیں گھر کی پچھلی سائیڈ کی طرف لے گئیں۔ جہاں پہلے سے ہی قبر کشائی ہو چکی تھی۔ لاش اندر پھینکی، اب وہ دونوں مٹی ڈالتی نظر آ رہیں تھیں۔ گھر کی پچھلا حصہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، ہلکی ہلکی روشنی اندر سے باہر آ رہی تھی۔

اب وہ مٹی میں لپٹے ہاتھوں سے ایک پودا لگا رہی تھی۔

"پودا کیوں لگا رہی ہیں؟ نندنی حیرانی سے اسے پودا لگاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"اس جرم کو چھپانے کے لیے۔۔۔"

"ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔"

"باقی سب نہیں سمجھے گیں کہ ہم نے جرم نہیں کیا۔"

"یہ پودا گل سڑ جائے گا اگے گا نہیں۔" نندنی نے پیشن گوئی کی۔

پودا مٹی میں دباتے ہوئے اس نے حیرت سے گھنگریالے بالوں والی لڑکی کو دیکھا، جیسے پوچھ رہی ہو کیوں؟

Clubb of Quality Content

"وہ اس لیے کہ نیچے دفن غلیظ جسم کی بدبو اس بیچارے پودے کو جلا ڈالے گی۔"اس نے نیچے گھاس پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اسی لیے تو ببول (کیکر) لگا رہی ہوں۔"

"کیکر کیوں؟"اس نے حیرت سے پودا لگاتی ہوئی لڑکی کو دیکھا جو زمین میں دفن انسان کو اس کے انجام تک پہنچانے کے بعد خاصی پر سکون نظر آ رہی تھی۔

"پگلی تا کہ یہ پودا گلے سڑے نہ بلکہ اس کی بدبو سے بڑا ہو کر کانٹے اگلے۔"وہ پودا لگانے کے بعد اب پانی چھڑک رہی تھی۔

"مگر ببول کے درخت پہ پھول بھی ہوتے ہیں۔۔۔!"

"ہاں ہوتے ہیں۔۔۔ جانتی ہو کس رنگ کے؟ پیلے رنگ کے ہوتے ہیں اور پیلا پھول کسی کو نفرت کے اظہار کے لیے دیا جاتا ہے۔"دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا نظریں ملیں تو وہ دونوں ہنسنے لگیں۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک کپ چائے ملے گی؟" وہ ہاتھ جھاڑتی ہوئی اٹھی۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔! ابھی اپنے ہاتھوں سے مزیدار سی چائے پلاتی ہوں آپ کو۔"

دونوں آگے پیچھے چلتی اندر کی طرف بڑھ گئیں آج رات جاگ کر انہیں اگلا لائحہ عمل ترتیب دینا تھا۔

****

پندرہ جون، عدالتی کارروائی جاری تھی ان دو ہفتوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔

ایوا اب پہلے جیسی ایوا نہیں تھی ایک مضبوط عورت تھی جیسی اس کے بابا اسے دیکھنا چاہتے تھے۔

"ہر مجرم کوئی نہ کوئی سراغ ضرور چھوڑتا ہے، ظلم کرنے والے بھول جاتے ہیں کہ وہ بھی اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔"

عدالتی کارروائی مکمل ہونے کے بعد وہ وکیل اویس صابر کے ساتھ چلتی ہوئی باہر آئی۔

"ایوا فہمید! میں آپ کے ساتھ ہوں اور پولیس پوری کوشش کر رہی ہے جلد از جلد آپ کے شوہر کو بازیاب کروانے کی پولیس کو خدشہ ہے کے آپ کے ساتھ زیادتی کرنے والے نے انہیں اغوا کروایا ہو گا۔

آپ خود ماشاءاللہ سے وکیل ہیں، ساری کاروائی کو اچھی طرح سے سمجھتی ہیں۔ اگر آپ کو کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے کال کیجیے گا آپ کا بھائی حاضر ہو جائے گا۔"

"جہاں وہ پہنچا ہے وہاں سے کبھی بازیاب نہیں ہو پائے گا۔" ایوا اندر کی آواز سے پر مسرت ہوئی۔

"بہت بہت شکریہ اویس صاحب آپ کے تعاون کا اگر کوئی مدد چاہیے ہوئی تو ضرور آپ سے ہی کہوں گی۔"

ایوا وکیل کو خدا حافظ کہتی باہر کی طرف بڑھی جہاں اغوا کرنے والے کو لے جایا جا رہا تھا۔

وہ اس کے پاس جا کر رکی۔

"مجھے معاف کردیں میری کوئی غلطی نہیں جو سب آپ کے ساتھ ہوا میں نے بس آپ کو اغوا کیا تھا،اس نے ہاتھ جوڑ کر التجا کی۔"

ایوا پہ التجا کا کوئی اثر نہ ہوا۔

"تمہیں کیا لگا تم بچ جاؤ گے سزا سے تمہارے پیچھے ایک ہاتھ تھا جو تمہیں بچا لیتا تھا اب نہیں ہے،میں تمہیں اتنی آسانی سے باہر نہیں آنے دوں گی۔"وہ سرد مہری سے بولی۔

"میں بتاتا ہوں آپ کو سب کس کے کہنے پہ کیا۔"

ایوا نے ہاتھ اٹھا کر اسے منہ کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کی ضرورت نہیں اب تم صرف اپنی فکر کرو،وہ کہتے ہیں نہ جب بدلہ لینے نکلو تو ایک اپنی بھی قبر کھود لو، تمہیں بھیجنے والے کی قبر کھود دی اور لمبی نیند سلا دیا سمجھے۔۔۔"

سامنے والا منہ کھولے اس کی بات سن رہا تھا۔

ایوا نے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

"رکیں اس کے علاوہ بھی کچھ اور ہے جو آپ نہیں جانتیں۔"

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ کچھ بتا رہا تھا اس کی بات سن کر ایوا نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔

اس کی بات ختم ہوئی تو کچھ کہے بنا سن گلاسز لگاتی ہیل سے ٹک ٹک کرتی اس سے دور چلی گئی۔

آسمان پہ بادل امڈ آئے تھے، بہت زور سے برسنے کی چاہ لیے ہوئے۔

ایوا چلتی ہوئی ایک لڑکی کے قریب آئی جو بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"بارش شروع ہو گئی ہے چھتری کھولو۔" اپنا انتظار کرتی ہوئی لڑکی کو اس نے کہا۔

اس نے چھتری کھول دی اب وہ دونوں اس کے سائے تلے چلتی جا رہیں تھیں۔

تھوڑا دور چلنے کے بعد لڑکی نے خاموشی توڑی۔

"اس ڈبے میں کیا تھا جو لاکر میں ملا تھا۔۔۔؟"

ایوا نے گلاسز اتارے تو اس کی آنکھوں میں سرخی پھیلی ہوئی تھی۔

"اس میں انگوٹھی تھی ایک، پرفیوم اور لینز تھے جو اس نے زیادتی کے وقت پہنے تھے۔" یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پہ تکلیف ابھری۔۔۔

"آپ کے وقت تو اس نے بھیس بدلہ تھا جس کی وجہ سے آپ سچ جاننے کی تکلیف سے کچھ عرصہ بچی رہیں، میری دفعہ تو وہ بھیس بدل کر بھی نہیں آیا تھا۔"

"ابلیس ابلیس ہی ہوتا ہے نندنی وہ بھیس بدل کر آئے یا نہیں، بھیس بدلنے سے وہ فرشتہ نہیں بن جائے گا۔"

"صحیح کہا آپ نے۔"

ناولز کلب
Club of Quality Content

دونوں ایک ساتھ چلتی ہوئی عدالت سے باہر نکل آئیں وہ اپنی کار کی طرف جانے کی بجائے کہیں اور جا رہی تھی، نندنی اس کی پیروی کرتے ہوئے اپنی ساڑھی سنبھالتی اس کے ساتھ چل رہی تھی۔ بارش مسلسل زور پکڑ رہی تھی فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے بارش کی کچھ چھینٹیں اس کے سفید ٹراؤزر پہ پڑیں جو اسے میلا کر گئی تھیں۔

"تمہارے ماں باپ کہاں ہے نندنی؟" ایوا نے اپنی ملازمہ سے پوچھا جو زاویار کے گھر کام کرتی تھی۔

"ہمارے ماتا پتا کو مار ڈالا زاویار نے۔"

اس نے روتے ہوئے بتایا۔

"اب رونا مت، کمزور نہیں ہو اب تم۔"

"ہمارا تو اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اب بی بی جی۔"

"میں ہوں نا آج سے ہم ایک دوسرے کا سہارا ہیں اللہ کے بعد۔"

وہ آنسو صاف کرتی ہوئی مسکرا دی۔

"تم نے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کیوں نہیں کی، وہ مسلسل تمہیں زیادتی کا نشانہ بناتا رہا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بی بی جی ہم کمزور کیا کر سکتی تھی، بھاگ کر کہاں جاتی؟ کوئی اور ٹھکانہ بھی تو نہیں تھا، ہم نے جب اپنے ماتا پتا کو بتایا تو زاویار نے انہیں بھی مار ڈالا اور مجھے دھمکاتا رہا، وہ تو آپ آ گئیں امید کی کرن بن کر۔"

وہ دونوں چلتی ہوئیں قریبی کیفے میں آگئیں، اب کافی آرڈر کر کے اس کا ویٹ کر رہیں تھیں۔

ایوا نے ارد گرد نظر ڈالی سب لوگ ایک دوسرے سے گفتگو میں مصروف تھے، وہ اکثر زاویار کے ساتھ اس کیفے میں آتی تھی۔ یہاں کی کافی اسے بہت پسند تھی۔ پھر سے نندنی کی طرف متوجہ ہوئی۔

"پتہ ہے میرے باپ کو بھی اس ظالم شخص نے مار ڈالا میرے باپ کے بزنس کے لیے ہی مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔" اپنے آنسوں کو ضبط کرتے ہوئے ایک اور راز سے پردہ اٹھایا۔

Clubb of Quality Content

"آپ کو کس نے بتایا احسن نے؟ وہی اغواکار۔۔۔!"

"ہاں اسی نے۔" وہ پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔

"پیسہ جائیداد کی حوس انسان کو فرعون بنا دیتی ہے، پھر وہ بنا سوچے سمجھے لوگوں کی جانوں سے کھیل جاتا ہے، بھول جاتا ہے کوئی اوپر بیٹھا بھی دیکھ رہا ہے۔" ایوا نے ٹھنڈی سانس بھری۔

"کیا آپ کو اپنے کیے پر کوئی پچتاوا ہے؟" نندنی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نندنی کس بات کا پچھتاوا۔۔۔! یاد رکھو ہم نے کچھ نہیں کیا بس زاویار اس دنیا پہ بوجھ تھا اس بوجھ کو ہلکا کر دیا ہے۔ جتنی جلدی اس بات کو بھول جائیں گی اتنی ہی جلدی ہم آگے بڑھ سکتی ہیں۔" ویٹر کافی رکھ کر جا چکا تھا۔ وہ بھاپ اڑاتی کافی کو دیکھنے لگی۔

نندنی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہم نے اپنے ساتھ کیے ظلم کا بدلہ لیا ہے بھروسہ رکھو اس بات کا۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں، آپ کے اپنے گھر کا کیا بنا؟"

"وہ آج رات تک خالی کروالیا جائے گا بہت جلد بابا کے بزنس کا چارج بھی مجھے مل جائے گا۔"

"اور آپ کے چچا اور چچی ان کے بارے میں کیا سوچا۔۔۔!"

اس نے کافی کا ایک سپ لیا گرم کافی اندر گئی تو اس نے حلق تک جلا ڈالا۔

"میں ان کو اب اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتی مگر ان کی مدد ضرور کرتی رہوں گی، انہیں جس چیز کی بھی ضرورت ہوئی۔ ویسے بھی میں نے سنا ہے وہ اپنے بیٹے کے پاس باہر جا رہے ہیں۔"

آپ نے معاف کر دیا نہیں۔۔؟

"پتہ نہیں۔" کافی کے کپ پہ اس نے انگلیاں پھیرتے ہوئے کافی کو دیکھا۔

"مجھے جب ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب انہوں نے مجھے ٹھوکر مار دی وقت لگے گا سب زخم بھرنے میں، معاف کر دینے میں۔۔۔ یہ دنیا مکافات عمل ہے یہاں جو بویا ہے وہ کاٹنا تو پڑے گا۔"

نندنی کا کپ ان چھوا پڑا تھا اسے کافی پسند نہیں تھی۔

"ایک وکیل ہو کر بھی آپ نے خود بدلہ لینے کو ترجیح کیوں دی؟"

"کچھ انتقام خود ہی لینے پڑتے ہیں انہیں وقت کی بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ مجھے خدشہ تھا وہ فرار نہ ہو جائے۔"

"کہہ تو آپ بالکل ٹھیک رہی ہیں"

Clubb of Quality Content

"تم نے دس تک پڑھا ہوا ہے نا، آگے پڑھنا چاؤ گی؟"

وہ کافی ختم کر کے کپ رکھ رہی تھی۔اس نے بل ادا کیا۔

"ہاں! کیوں نہیں؟"نندنی کا چہرہ کھل اٹھا۔

"تو چلو پھر تمہارے ایڈمشن کا پتہ کرتے ہیں۔"ایوا نے کھڑے ہو کر ہاتھ بڑھایا جو نندنی نے خوشی سے تھام لیا۔

"بنو گی کیا پڑھ کر؟"کیفے سے باہر نکلتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"آپ کی طرح وکیل ہی بنوں گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایوا سن کر مسکرا دی۔

وہ دونوں چلتی ہوئیں کیفے سے باہر نکل آئیں بارش تھم چکی تھی،ان کا رخ کار کی طرف تھا ایک نئ زندگی انکی منتظر تھی زخموں کو بھر دینے والی۔

بارش کے بعد کے خوشگوار موسم جیسی۔۔۔

"ہر مضبوط عورت کے پیچھے ایک ایسی کہانی ہے جس نے اسے کوئی اور انتخاب نہیں دیا۔"

ختم شدہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: